

فیضانِ عیدِ الفطر

فیضانِ رَمَضانِ
کا ایک باب

PDFBOOKSFREE.PK

پیشکش کنندہ: مولانا مفتی محمد عارف قادری

مفتی الیاس عطار قادری رضوی

مکتبہ الہامیہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوگرن، پانی پزی، مٹری، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔ فون: 4126999-95/4921389-4125458 فکس

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

عید مبارک

ربّ کی رحمت مزید ہوتی ہے
اُس پہ قربان، عید ہوتی ہے
روزہ داروں کی عید ہوتی ہے
سُن لو! ثَم پر شدید ہوتی ہے
کیسی مٹی پلید ہوتی ہے
مغفرت کی نوید ہوتی ہے
بولے، نیکوں کی عید ہوتی ہے
عید، یومِ وعید ہوتی ہے
کون کہتا ہے عید ہوتی ہے!
اُس مسلمان کی عید ہوتی ہے
جانے کب میری عید ہوتی ہے!
خواب میں اُن کی دید ہوتی ہے (ﷺ)

بعدِ رمضاں عید ہوتی ہے
جس کو آقا ﷺ کی دید ہوتی ہے
عید تجھ کو مبارک اے صائم
روزہ خُرو! خدا عزوجل کی ناراضی
تیری شیطان! ماہِ رمضاں میں
واسطے عاشقانِ رمضاں کے
عید کے دنِ عمر ﷺ یہ رو رو کر
فِلمِ بیہوشی کے حق میں سُن لو یہ
بے نمازوں کی، روزہ خوروں کی
جس کو آقا ﷺ مدینے بلوائیں
مجھ کو 'عیدی' میں دو بقیع آقا ﷺ!
عید عطار اُس کی ہے جس کو

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فِيضَانِ عِيدِ الْفِطْرِ

دُرود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر دُستِ سوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللہ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دس بار دُرود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُنکے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّد!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رَمَہَان شریف کے مُبارک مہینہ کے مُتعلّق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رَحْمَت، دوسرا مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابنِ حُجْرہ، ج ۳ ص ۱۹۱، حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک رَحْمَت و مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہذا اس برکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عیدِ سعید کی خوشی منانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْرِ کے روز خوشی کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ لہذا ہمیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فَضْل و رَحْمَت پر ضرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہئے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فَضْل و رحمت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا سچا کلام بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۱ سورہ یونس کی آیت نمبر ۵۸ میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ط (پ ۱۱، سورہ یونس: ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمَت، اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

دیکھئے! جب کوئی مُلک کسی ظالم حکومت کے چُنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اُسی ماہ کی اُسی تاریخ کو اُس کی یادگار کے طور پر جشنِ آزادی منایا جاتا ہے۔ نیز جب کوئی طالب علم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔ اہِ رَمَضانِ المبارک کی بَرَکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیم الشان مہینہ ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی اصلاح و ترقی اور نجات اُخروی (اُخ۔ ر۔ وی) کیلئے ایک خدائی قانون یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مسلمان کی حرارتِ ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی کا ایک بہترین دَسْتُورُ الْعَمَلِ پا کر اور ایک مہینہ کے سخت امتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

معافی کا اعلان عام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضانِ المبارک کے بعد فوراً ہی عیدِ الفطر کی نعمتِ عظمیٰ سے ہمیں سرفراز فرمایا۔ اس عیدِ سعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک روایت میں یہ بھی ہے، جب عیدِ الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے لَیْلَةُ الْجَائِزِہ یعنی انعام کی رات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبح ہوتی ہے تو اللہ عزّوجلّ اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح دعا دیتے ہیں، اے اُمّتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اُس ربِّ کریم عزّوجلّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ پھر اللہ عزّوجلّ اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزّت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سُوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دُنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا۔ (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزّت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرَتِ یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔ (الترغیب والترہیب، ج ۶ ص ۲۳)

عیدی ملنے کی رات

سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پیارے اسلامی بھائیو! خُذَائِی رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضَانَ المبارک میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رَحْمَتیں نازل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جوں ہی یہ مُبَارَک مہینہ ہم سے جُدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عید سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گزشتہ حدیث مبارک میں شَوَّالُ الْمُکْرَم کی چاند رات یعنی شَبِّ عِيدِ الْفِطْرِ کو لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ یعنی انعام کی رات قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے گویا عیدی دیئے جانے کی رات ہے۔ اس مُبَارَک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ

دل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شَبِّ عِيدِ الْفِطْرِ اور شَبِّ عِيدِ الْاَضْحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دِن اُس کا دل نہیں مَرے گا، جس دِن (لوگوں کے) دِل مرجائیں گے۔ (ابن ماجہ، ج ۲ ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)

جَنّت واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا مُعَاذِ بْنِ جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے اُس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوں گی) اور چوتھی عیدِ الْفِطْرِ کی رات، پانچویں شُعْبَانِ الْمُعْظَم کی پندرہویں رات (یعنی شَبِّ بَرَاءَت)۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲ ص ۹۸، حدیث ۲)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی راویت کردہ طویل حدیثِ پاک (جو آگے گزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَعْصُوم فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور بخششوں کا اعلان کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رحمت سے نمازِ عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ مزید بَرَّآءِ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخرت کی خیر مانگنی ہے وہ سُوَال کرے، اُس پر ضرور کرم کیا جائیگا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عموماً لوگ اِن مَوَاقِع پر صُرْف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرکت اور نہ جانے کیا کیا دُنیا کے مُعَامَلات پر سُوَال کرتے ہیں۔ دُنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخرت کی زیادہ خیر مانگنی چاہئے۔ دین پر استقامت اور خاتِمہ بِالْخَیْرِ وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پِیْنِہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مَدْفُن جَنّتِ الْبَقِیْع میں اور بلا حساب و کتاب مغفرت اور جَنّتِ الْفِرْدَوْس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمائیں! عید الفطر کا دن کس قدر اہم ترین دن ہے۔ اس دن اللہ عزوجل کی رحمت نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے۔ دربارِ خداوندی عزوجل سے کوئی سائل مایوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف اللہ عزوجل کے نیک بندے اللہ عزوجل کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں، تو دوسری طرف مومنوں پر اللہ عزوجل کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

شیطان کی بدحواسی

حضرت سیدنا ونبیہ (م۔ نب۔ یہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عید آتی ہے، شیطان چلا چلا کر کر رہتا ہے۔ اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیطان اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غھبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ عزوجل نے آج کے دن اُمّتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش دیا ہے۔ لہذا تم انہیں لذات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۸)

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عید کا دن کس قدر گراں گزرتا ہے۔ لہذا وہ اپنی ذریت کو حکم صادر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اس وار میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عبادات و خُسنات کی کثرت و بُہتات کر کے اللہ ربّ کائنات عزوجل کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان عید سعید کا حقیقی مقصد ہی بھلا بیٹھے ہیں۔ وَاَحْسَرْتَا! اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہودہ قسم کے اُلٹے سیدھے ڈیزائن والے بلکہ معاذ اللہ عزوجل جانداروں تک کی تصاویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھانا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کر کے یا اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ نماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۴۱ تا ۱۴۲) رقص و سرود (س۔ ر۔ د) کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلافِ سنت و شریعت افعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! ہم اب اس مبارک دن کو کس قدر غلط کاموں میں گزارنے لگے ہیں۔ میرے اسلامی بھائیو! ان خلافِ شرع باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عید سعید ناشکروں کیلئے یومِ عید بن جائے، لہٰذا! اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فضول خرچی سے باز آجائیے! دیکھئے تو سہی! اللہ عزوجل نے فضول خرچوں کو قرآن پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا۔ چنانچہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيراً إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ط

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً (پ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور فضول نہ اڑا بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

انسان و حیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فضول خرچی کرنے کی کس قدر مذمت قرآن پاک میں وارد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! ان فضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز اللہ عزوجل خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! انسان اور حیوان میں جو ماہیہ الامتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عموماً حیوان کو گل کی فکر نہیں ہوتی اور عام طور پر اُس کی کوئی حرکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ برخلاف انسانوں کے، کہ انہیں نہ صرف گل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اس دُنوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔ ر۔ وی) زندگی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ پس سمجھدار انسان وہی ہے بلکہ حقیقتاً انسان ہی وہ ہے جو گل کی بھی فکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے۔ مگر افسوس! آج کل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے! B.A کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے!

زندگی کا مقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صرف بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنا، کھانا پینا اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ اللہ عزوجل نے آخر ہمیں زندگی کیوں مَرَحمت فرمائی؟ آئیے! قرآن پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ عزوجل کی سچی کتاب تُو ہی ہماری رہنمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

خُلِقَ الْمَوْتُ وَالْحَيٰوةُ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط (پ ۲۹، سورۃ الملک: ۳)

ترجمہ کنزالایمان: موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی میں) تم میں کس کا کام زیادہ لہجھا ہے۔ یعنی اس موت و حیات کو اس لئے تخلیق کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مُطیع (فرماں بردار) اور مخلص ہے۔

گھر ہی پر ولادت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں۔

جہلم (صوبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش چھ ماہ بعد گھر میں اُمید کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کم ہے، ہو سکتا ہے آپریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وقت 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بننے کی نیت کر لی اور چند روز کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ عجل مدنی قافلے کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا کہ نہ اسپتال کی نوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ مدنی مٹے کی ولادت ہو گئی۔

گھر میں اُمید ہو، اس کی تمہید ہو

زچہ کی خیر ہو، بچہ کی خیر ہو

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

حفاظتِ حمل کے دو روحانی علاج

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 11 بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ **حَمْل** کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

(۲) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 11 بار کسی کاغذ پر لکھ کر **حاملہ** کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور ولادت کے وقت تک باندھے رہئے۔ (ضرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں خرچ نہیں) اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ **حَمْل** بھی محفوظ رہے گا اور بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائق عذاب کاموں کا ارتکاب کر کے یوم عید کو اپنے لئے یوم وعید نہ بنائیں اور یاد رکھئے!

ليس العيد لمن لبس الجديد انما العيد لمن خاف الوعيد

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذاب الہی سے ڈر گیا۔)

اولیائے کرام رحمہم اللہ بھی تو عید مناتے رہتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے سٹائل کرنے کو ہی معاذ اللہ عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین بھی تو آخر عید مناتے رہے ہیں۔ مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی بڑا الٹا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذتوں سے گو سوں دُور بھاگتے رہتے ہیں اور ہر حال میں اپنے نفس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

عید کا انوکھا کھانا

حضرت سیدنا ذوالقونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا سٹائل نہ فرمایا، نفس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفس کی مخالفت فرماتے رہے، ایک بار عید مبارک کی مُقَدِّس رات کو دِل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عید سعید کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حرج ہے؟ اس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی دِل کو آزمائش میں مُبتلا کرنے کی غرض سے فرمایا، میں اَوَّلاً دو رَکعت نفل میں پورا قرآنِ پاک ختم کروں گا۔ اے میرے دِل! تُو اگر اس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رَکعت ادا کی اور ان میں پورا قرآن مجید ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دِل نے اس امر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکعتیں دِل مُجمعی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، جس وَقْت میں نوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نفس نے کہا، دیکھا؟ میں آخر اپنی دس سال پرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اُسی وقت کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طَباق اُٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور عرض کی، یہ کھانا میں نے اپنے لئے رات کو تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قِسْمَت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تُو کل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذوالقونِ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دَم بھر کیلئے نفس کے ساتھ صلح کر لو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھا لو۔ حضرت سیدنا ذوالقونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ یہ پیغامِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُن کر جھوم اُٹھے اور کہنے لگے! میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔ اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔

اللہ عز وجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔

رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ہے مُعْطٰی یہ ہیں قاسم ﷺ رِزْق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے ہیں ، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پلاتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عز وجل کے نیک بندے عید کے روز سعید بھی نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عز وجل کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عز وجل کی رضا میں راضی رہتے ہیں اور اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ و رسول عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر وہ لذائذ دنیوی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ عز وجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تابعو، محبوب رب اکبر عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے محبوب غلام حضرت سیدنا ذوالقون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملاحظہ فرما رہے تھے۔ جیسی تو اپنے ایک غلام کو ایک حکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے ہیں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پلاتے ہیں سلطان و گدا سب کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبھاتے ہیں

روح کو بھی سبائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دن غسل کرنا، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا اور عطر لگانا سُنّت ہے۔ یہ سُنتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری رُوح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خدائے رحمن عز وجل کی محبت و اطاعت اور سرکارِ والا تبار، باذن پروردگار دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُلفت و سُنّت سے خوب خوب بھی ہوئی ہونی چاہئے۔

نَجاست پر چاندی کا وَدق

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رمضان اللہ عز وجل کی نافرمانیوں میں گزرا ہو، بجائے مسجد میں یا عبادات میں گزارنے کے ساری راتیں اُو دھم بازی اُچھل کود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشہ دیکھنے، ٹیبل فٹبال اور وڈیو گیمز یا آوارہ گردی کرنے میں گزری ہوں۔ بجائے تلاوت کلام پاک کے رُومانی ناوِ لیس پڑھی ہوں اور بجائے نعتیں سننے کے ٹیپ ریکارڈر پر خوب فلمی گانے سنے ہوں اور یوں اپنے جسم و روح کو دِن رات گناہوں میں مُلوث رکھا ہو اور آج عید کے دِن فرنگی طُرز کے انگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو یہ یوں سمجھئے کہ گویا ایک نَجاست تھی جس پر چاندی کا وَدق چسپاں کر کے اُس کی نمائش کر دی گئی۔

عید کس کیلئے ہے ؟

سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار و یوانو! سچی بات تو یہی ہے کہ عید اُن خوش بخت مسلمانوں کیلئے ہے جنہوں نے ماہِ محترم، رَمَضَانُ الْمُعَظَّم کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا۔ تو یہ عید اُن کیلئے اللہ عزّ وجل کی طرف سے مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عزّ وجل سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رورہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کے، یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسوؤں نہچتے ہوئے فرمایا، **هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ وَهَذَا يَوْمُ الْوَعِيدِ** یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے، بلاشبہ اُس کیلئے آج عید کا دن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو ردّ کر کے اُس کے مُنہ پر مار دیا گیا ہو، اُس کیلئے تو آج وعید ہی کا دن ہے اور میں تو اس خوف سے رورہا ہوں کہ آہ!

أَنَا لَا أَدْرِي أَمِنَ الْمَقْبُولِينَ أَمْ مِنَ الْمَطْرُودِينَ

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا ردّ کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رورو کر بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عزّ وجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدَقَاتِ ہمارے مغفرت ہو۔

اللہ اکبر (عز وجل)! محبت والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالکِ جنت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خداوندی عز وجل کا آپ پر کس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ سوچ سوچ کر تھڑا رہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحَنَ اللہ عز وجل! عِيدُ الْفِطْرِ کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و خشیت کا تو یہ عالم ہوا اور ہم جیسے نکلے اور باتونی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ن کے نقشے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا یہ حال ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اس رِقَّت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خصوصاً درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے ہوئے بھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، مساجد کی خدمت، خلقِ خدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی معاذ اللہ عز وجل اخبارات و رسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! اِن کا ذہن کس طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری و اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اس طرح اپنی نیکیوں کا اعلان ریاکاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریاکاری کا میں سراسر جہنم کی حقاری ہے اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! ریاکاری پر سینہ زوری! اعمال کی نمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عز وجل ریاکاری کی تباہ کاری، میں میں کی مصیبت اور انایت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

شہزادے کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیص میں دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی، پیارے باباجان! کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا، میرے لال! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کے، دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الہی عز وجل کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا مندی کے طفیل اللہ عز وجل بھی مجھ سے راضی ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۸)

اللہ عز وجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدُ قے ہماری مغفرت ہو۔

شہزادیوں کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، باباجان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟ فرمایا، یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں۔ انہیں دھولو، گل پہن لینا۔ نہیں، باباجان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنواد دیجئے۔ بچیوں نے ضد کرتے ہوئے کہا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بچیو! عید کا دن اللہ عز وجل کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے۔ نئے کپڑے پہنا ضروری تو نہیں۔ باباجان! آپ کا فرمانا بیشک دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی لڑکیاں ہو اور وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں! یہ کہتے ہوئے بچیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچیوں کی باتیں سن کر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھر آیا۔ آپ نے خازن (وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا، مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔ خازن نے عرض کی، حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جَزَاكَ اللّٰهُ! تُو نے بیشک عُمَدہ اور صحیح بات کہی۔ خازن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچیوں سے فرمایا، پیاری بیٹیو! اللہ و رسول عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قربان کر دو۔ (معدنِ اخلاق، حصہ اول، ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عز وجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدُ قے ہماری مغفرت ہو۔

عید صرف اُجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گزشتہ دونوں حکایات سے ہمیں دُرُس ملا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عید نہیں۔ اس کے بغیر بھی عید منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عزوجل! امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے اتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن بھی کس قدر دیانتدار تھے اور انہوں نے کیسے خوبصورت انداز سے پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکایت سے ہم سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہئے اور پیشگی تنخواہ یا اجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جتنی مدت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اتنی مدت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھرا مَدَنی ذہن بنانے کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی برکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدَنی قافلے کی خوشگوار و مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

والد مرحوم پر کرم

نَشْتَر بَسْتی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بِالتَّصَرُّف عَرَض کرتا ہوں، میں نے اپنے والد مرحوم کو خواب میں انتہائی کمزوری کی حالت میں بَرْمَنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والد مرحوم سبز لباس زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی پھلکی پھوار برس رہی ہے۔ الحمد للہ عزوجل مَدَنی قافلے میں سفر کی اہمیت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکی نیت ہے کہ ان شاء اللہ عزوجل ہر ماہ تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

ماگو آکر دُعا، قافلے میں چلو	پاؤ گے مَدَّعا، قافلے میں چلو
خوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب	از پئے مصطفیٰ ﷺ، قافلے میں چلو
فوتگی ہوگئی، گم گیا ہے کوئی	مانگئے کو دُعا، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے والد مرحوم کی ہمدردی میں مَدَنی قافلے میں سفر کی بروقت نیت کرنے کا کیسا پیارا فیصلہ کیا! اور اس کو مَدَنی قافلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دیکھا یا گیا۔ مُعْجَرین (م۔ عَج۔ یں) یعنی تعبیر بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں، برزخ میں جھوٹ نہیں ہے، مُردہ خواب میں آکر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مبتلا ہونے کی نشانی ہے جبکہ سفید یا سبز لباس میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک اچھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! نبی کا خواب وحی پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ غیر نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے خواب میں بارگاہ رسالت سے یہ بشارت سنی کہ آپ جنتی ہیں۔ اس سے قطعی جنتی ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیونکہ معاملہ خواب کا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں چونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حَرْف بہ حَرْف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔۔

خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جناب رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (معاذ اللہ) اسے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سپہنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں الٹا آیا۔ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و متقی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو متقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس کے حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر جھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے کہ مذکور ہوا۔

حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے موجبِ صد درسِ عبرت ہوتی ہے۔ الحمد للہ عزوجل ہمارے حضور سیدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی شانِ بے حد ارفع و اعلیٰ ہے، اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

خَلْقِ گُوید کہ فردا روزِ عید اُسٹ خوشی دَر رُوح ہر مَومَن پدید اُسٹ
دَراں روزے کہ با اِیماں بَہِرم مرا دَر مُلک خُوداں روزِ عید اُسٹ
یعنی لوگ کہہ رہے ہیں، کل عید ہے! کل عید ہے! اور سب خوش ہیں، لیکن میں تو جس دِن
اِس دُنیا سے اپنا اِیمان محفوظ لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دِن عید کا دِن ہے۔

سُبْحَنَ اللہ عزوجل! سُبْحَنَ اللہ عزوجل! کیا شانِ تقویٰ ہے! اتنی بڑی شان کہ اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے سردار اور
اِس قَدَر تَوَاضِع و اِکسار! اِس میں ہمارے لئے بھی درسِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ خبردار! ایمان کے معاملہ میں
غفلت نہ کرنا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور مُعَصِیَت کے سبب ایمان کی دولت
تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

رِضا کا خاتمہ پالخیر ہوگا اگر رحمت جری شامل ہے یا غوث

﴿رحمہم اللہ تعالیٰ﴾

(حدائقِ بخشش شریف)

حضرت سیدنا شیخ نجیب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَوَکَّل، حضرت سیدنا شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب مُتَوَكِّل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذریعہ معاش نہ ہونے کے باوجود ان کے اہل و عیال نہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عز وجل کی یاد میں اس قدر مُسْتَغْرَق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کونسا دن ہے؟ اور یہ کونسا مہینہ ہے؟ اور سکہ کتنی مالیت کا ہے؟ ایک بار عید کے دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بہت سے مہمان جمع ہو گئے۔ اتفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خور و نوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر یادِ الہی عز وجل میں مشغول ہو گئے اور دل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے، یا اللہ عز وجل آج عید کا دن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔ اچانک کہیں سے ایک شخص محنت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، اے نجیب الدین! تمہارے تَوَكِّل کی دھوم مَلاہِ اَعْلٰی (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا یہ حال ہے کہ تم ایسے خیال (کھانا طلسمی) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عز وجل خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کیلئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرت سیدنا نجیب الدین مَوَکَّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود انتہائی مُنْكَسِرُ الْمِزَاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز ایک ایک فقیر بہت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا نجیب الدین مُتَوَكِّل (یعنی تَوَكِّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکسار فرمایا کہ بھائی! میں تو نجیب الدین مُتَأَكِّل ہوں (یعنی بہت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخیار الاخبار، ص ۶۰)

اللہ عز وجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدُقے ہماری مغفرت ہو۔

کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عز وجل کے نیک بندوں اور ولیوں کی عید کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عز وجل اپنے دوستوں کی ضروریات کا غیب سے انتظام فرمادیتا ہے۔ یہ سب اُسکے کرم کے گرشے ہیں۔ بوقتِ ضرورت کھانا، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا اچانک حاضر ہو جانا بزرگوں سے کرامت کے طور پر وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ شَرْحِ عَقَائِدِ نَسَفِیَّہ میں جہاں کرامت کی چند اقسام کا بیان ہے وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضرورت کے وقت کھانے پانی کا حاضر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ بزرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے خُداداد تصرُّفات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مقبولانِ بارگاہِ خداوندی عز وجل ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی بات اور دل میں پیدا ہونے والی خواہشات ربِّ کائنات عز وجل کی عنایات سے پوری ہو کر رہتی ہے۔

ایک سخی کی عید

سَيِّدُنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِی رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، کل عید ہے، لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عزت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فلاں پڑوسی آیا ہے اُسکے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس درہم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کو دے دیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا، میں آپکے والد کا بھاگا ہوا غلام ہوں، اب مجھے اپنی حرکت پر بہت عداوت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرما لیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے دو دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خدا عز وجل کی شان دیکھو! اس نے ہمیں درہم کے بدلے دینار عطا فرمائے۔ (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)۔

اللہ عز وجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عزوجل کی شان بھی کتنی زراں ہے کہ اُس نے بچپس درہم (چاندی کے سکے) دینے والے کو آن کی آن میں بچپس دینار (سونے کے سکے) عطا فرمادیئے اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کا ایثار بھی خوب تھا کہ وہ اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مسلمانوں کی خاطر قربان کر دیتے تھے۔ انہیں اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حضور سرِ پائوڑ، فیضِ گنجور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَحْمَتِ عالم ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے پیارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غُرباء و مساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح اُن کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبْحَنَ اللہُ عزوجل اتنی بڑی شان کہ بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر اور اِس قدر تواضع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ کیا خوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۔

کَنْزِ ہر بیکس و بے نوا پر دُرود حَزِ ہر رَفْتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں سلام مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

خَلْق کے داد رس سب کے فریاد رس

گَہِفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

قُوَّتِ سَمَاعَتِ بحال ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑھانے، سینے میں شمعِ اُلفتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلانے اور عیدِ سعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مدنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، کوسٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بہرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ عزّ وجلّ دورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سماعت بحال ہو گئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

ہوگا لطفِ خدا عزّ وجلّ، قافلے میں چلو

دُور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو

کان بہرے ہیں گر، رکھو ربّ عزّ وجلّ پر نظر

دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

صَدَقَةُ فِطْرِ وَاجِبُ هِيَ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جا کر مَکَّہِ مُعَظَّمہ کے گلی گلوچوں میں اعلان کر دو، صَدَقَةُ فِطْرِ واجب ہے۔ (ترمذی، ج ۲ ص ۱۵۱، حدیث ۶۷۷)

صَدَقَةُ فِطْرِ لَغَوِ بَاتُونَ کا کُفَّارہ ہے

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صَدَقَةُ فِطْرِ مقرر فرمایا تاکہ فضول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خُورِش (یعنی خوراک) بھی ہو جائے۔ (البوداؤد، ج ۲ ص ۱۵۸، حدیث ۱۶۰۹)

روزہ مُعَلَّقُ رہتا ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکارِ مدینہ، مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقَةُ فِطْرِ ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زَمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّقُ (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۸ ص ۲۵۳، حدیث ۲۳۱۲۳)

عید کی خوشیاں مبارک کے سولہ حروف کی نسبت سے

فطرہ کے 16 مدنی پھول

مدینہ ۱ صدقہ فطران تمام مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو صاحبِ نصاب ہوں اور اُن کی نصاب حاجاتِ اصلیہ

(یعنی ضروریاتِ زندگی سے) فارغ ہو۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۱) (حاجتِ اصلیہ کی تفصیل بہارِ شریعت حصہ چہارم میں دیکھئے۔)

مدینہ ۲ جسکے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باؤن تولہ چاندی یا ساڑھے باؤن تولہ چاندی کی رقم ہو (اور یہ سب

حاجاتِ اصلیہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔ (صاحبِ نصاب، غنی، فقیر، حاجتِ اصلیہ وغیرہ اصطلاحات کی

تفصیلی معلومات فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہارِ شریعت حصہ پنجم میں ملاحظہ فرمائیے۔)

مدینہ ۳ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ بچہ یا مَجْنُون (یعنی پاگل) بھی اگر

صاحبِ نصاب ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا ولی (یعنی سرپرست) ادا کرے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳ ص ۳۱۲)

مدینہ ۴ مالکِ نصاب مرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی مجنون (یعنی پاگل) اولاد ہے

(چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی صدقہ فطر واجب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا مجنون اگر خود

صاحبِ نصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۵ مرد صاحبِ نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ واجب نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۳)

مدینہ ۶ والد نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ صدقہ فطر

دینا واجب ہے۔ (دُرِّ مختار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۳۱۵)

مدینہ ۷ ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳ ص ۳۱۵)

مدینہ ۸ باپ پر اپنی عاقل بالغ اولاد کا فطرہ واجب نہیں۔ (دُرِّ مختار مع رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳ ص ۳۱۷)

مدینہ ۹ کسی صحیح شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا، یا معاذ اللہ جل کسی بدنصیب نے بغیر مجبوری کے رمضان

المبارک کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں صدقہ فطر واجب ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳ ص ۳۱۵)

مدینہ ۱۰ بیوی یا بالغ جن کا نفقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس شخص کے ذمہ ہو وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فطرہ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نفقہ اُس کے ذمہ نہیں ہے۔ مثلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسالیا اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا ہے۔ لہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازت فطرہ دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

مدینہ ۱۱ بیوی نے بغیر حکم شوہر اگر شوہر کا فطرہ ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، ص ۶۹)

مدینہ ۱۲ عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہوتے وقت جو صاحبِ نصاب تھا اُس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد صاحبِ نصاب ہوا تو اب واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۳ صدقہ فطر ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبح صادق کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رمضان المبارک کے کسی بھی دن بلکہ رمضان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی فطرہ ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۴ اگر عید کا دن گزر گیا اور فطرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فطرہ ساقط نہ ہوا، بلکہ عمر بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے۔ (ایضاً)

مدینہ ۱۵ صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۹۲)

مدینہ ۱۶ ساداتِ کرام کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

صدقہ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

ایک سو پچھتر روپے اٹھتی بھر (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ، یا دو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وزن گیہوں یا اُس کا آٹا، یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے۔

قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ **سُبْحَنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ** پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ازواج کو اس کا ثواب بدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ عزوجل اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ دونوں عیدیں میں کیا جاسکتا ہے) (مکافئۃ القلوب، ص ۳۰۸)

نماز عید سے قبل کی سنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید دونوں ہی) میں سنت ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (جامع ترمذی، ج ۲ ص ۷۰، حدیث ۵۴۲) اور بخاری کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن (نماز عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۳۲۸، حدیث ۹۵۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ (ترمذی، ج ۲ ص ۶۹، حدیث ۵۴۱)

نماز عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اس طرح نیت کیجئے: میں نیت کرتا ہوں دو رُکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے..... پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ (ماخوذ از: دُرِّ مختار، رد المحتار، ج ۳ ص ۶۶)

پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَّہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سُورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رُکعت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار سُبْحَنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

عید کی ادھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رُکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہوا تو پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی قوت خُددہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِہَا (یعنی تو بہتر) ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از: دُرِّ مختار، رد المحتار، ج ۳ ص ۵۵، ۵۶، ۵۷)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۸، ۵۹)

عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خُطْبَةُ جُمُعَہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عید میں غریبوں کو مت بھولو کے 21 حروف کی نسبت سے

عید کے اکیس مُسْتَحَبَات

(۱) حُجَّامَت بنوانا (مگر زُلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال) (۲) ناخن خَرشوانا (۳) غُسل کرنا (۴) مِسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو دُھو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہو تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (۶) خُشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنے تو اس بات کا خاص خیال رکھے کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وژن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی گنینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ گنینے نہ ہوں، بغیر گنینے کے بھی مت پہنے۔ گنینے کے وژن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وژن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔)

(۸) نمازِ فجر محلّہ میں پڑھنا (۹) عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (ملامت) کیا جائے گا (۱۰) نمازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عید گاہ پیدل چلنا (۱۲) سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں (۱۳) نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صَدَقَہ فِطْر ادا کرنا (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدتجئے) (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صَدَقَہ دینا (۱۷) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نچنی نگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مبارک باد دینا (۱۹) بعد نمازِ عید مُصافّٰہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعائنَہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۷۱) مگر اَمْرٌ دِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلّ فِتْنہ ہے (۲۰) عید الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نمازِ عید اُضحیٰ کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ : اللہ عز وجل سب سے بڑا ہے، اللہ عز وجل سے بڑا ہے، اللہ عز وجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اور اللہ عز وجل سب سے بڑا ہے اور اللہ عز وجل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

یارِ پُ مَظفَعُ عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمیں **عید سعید** کی خوشیاں سنت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما اور

ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دید کی حقیقی مَدَنی عید بار بار نصیب فرما۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تری جگہ دید ہوگی جمی میری عید ہوگی
مرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سال رمضان المبارک میں اعتکاف کی سعادت اور ماہ رمضان المبارک کی خوب برکتیں لوٹنے پھر عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں معاذ اللہ جلّٰں آج کل کئے جانے والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایتام عید میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سنتوں بھر اسفر اختیار کیجئے۔ ترغیب و تحریریں کی خاطر ایک نہایت ہی خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چنانچہ

باب المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 25 سال) کے بیان کالٹ لباب ہے، میں ایک گیراج (Garage) پر کام کرتا تھا۔ اگرچہ فی نفسہ گیراج یعنی گاڑیوں کی مرمت کا کام غلط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا کھول بھوئے شیر لانے کے مترادف (م۔ت۔را۔ف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نحوست کا عالم تو دیکھئے کہ مجھ بدنصیب کو پنج وقتہ نماز گجا جمعہ بلکہ عیدین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک ٹی وی پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی برائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان اللہ جلّٰں کی ٹھیکہ تدبیر کی کیسیٹ سنی جس نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رمضان المبارک میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا شرف ملا۔ الحمد للہ جلّٰں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں، پانچوں وقت نمازوں کی پابندی ہے، اللہ جلّٰں کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی جستجو میں رہتا ہے۔

مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھو

مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

نیکوں میں تمنا ہے آگے بڑھو

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر 22 سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے، افسوس! میں ایک بے نمازی اور فلموں ڈراموں کا شوقین بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی آندھیریوں میں بھٹک رہا تھا، بُری صحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رمضان المبارک (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا، رحمتِ خداوندی عزوجل کی چھماچھم بارشیں برسنے لگیں، مجھ پاپی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور میں کریمہ قادریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، باب المدینہ کراچی میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مُغْتَكِف ہو گیا۔ میری خواہاں رسیدہ زندگی کی شام میں صبح بہاراں کے مدنی پھول کھلنے لگے، مجھ گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، الحمد للہ عزوجل میں نمازی بن گیا، داڑھی اور عمامہ شریف سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر نصیب ہوا، الحمد للہ عزوجل یہ بیان دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ذیلی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عزوجل مجھے میری پیاری پیاری دعوتِ اسلامی میں آخری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

مرضِ عصیاں سے چھٹکارا گر چاہئے

بندگی کی بھی لذت اگر چاہئے

صَلِّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّد!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!